بند کیے۔اور حکومتی دباؤ کا سامنا بھی انتہائی پامردی کے ساتھ کیا ہے۔اگرچہ اس کے ساتھ ساتھ بعض علماء کو اس خدائی تحریک کے بارے میں تردد رہا اور آخر تک شرح صدر کے انتظار میں رہے، لیکن آج بحمداللہ طالبان تحریک کے قول و فعل اور عمل نے ان تمام بے بنیاد خدشات کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ حاسدین و مخالفین کے تمام تر اندازے، تخمینے اور تجزیے غلط ثابت ہوئے۔اور جھوٹے پروپیگنڈوں کی تمام تر سیاہی طالبان کے صاف و شفاف کردار کی وجہ سے خود انہیں مخالفین کے چہروں پر آگری۔اور ان کے مکروہ چہروں کو مزید سیاہ کر دیا ع .... ترا اے روسیہ منہ اور کالا ہونے والا ہے۔

طالبان نے آج پورے عالم کفر کو للکارا ہے جس کی وجہ سے روس اور اس کے حواریوں کی نیندیں حرام ہو گئیں ہیں۔اور وہ الماتا میں سر جوڑ کر بیٹھ گئے ہیں۔وہ تو افغانستان کو ہڑپ کرنے نکلے تھے۔لیکن آج نقشہ کچھ اور ہے۔اور خود انہیں اپنی بقا خطرے میں نظر آرہی ہے۔

ع ......لو خود ہی اپنے دام میں صیاد آگیا

انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب لینن گراڈ اور ماسکو میں اللہ اکبر کے نعرے گونجیں گے۔وہاں کی فلک بوس عمارتیں طالبان کی آذانوں کے انتظار میں ہیں۔اور بہت جلد دنیا کو یہ نوید سننے کو ملے گی۔ کہ اب اسلام کی باری ہے۔خلافت راشدہ کا دور آنے والا ہے۔اور دنیا بھر کے مظلوموں کی آنکھیں اسلامی انقلاب کی راہ تک رہی ہیں۔پاکستان کے دینی مدارس اور یونیورسٹیز کے طلبہ اور پاکستان کے سنجیدہ اسلام پسند حلقوں میں طالبان جیسی تحریک کا داعیہ بیدار ہو رہا ہے۔اور یہی داعیہ ایک عالمگیر صورت اختیار کرتا جارہا ہے۔انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب نغمہ توحید سے کرہ ارض کا چپہ چپہ گونج اٹھے گا۔(کابل کی طرح) اور خدا کی زمین پر خدا کے نظام کا بول بالا ہو گا۔

ان الحکم الا للہ امر آلا تعبدو الا ایاہ ذالک الدین القیم و لکن اکثر الناس لا یعلمون

پچھلے دنوں سے ہندوستان سے مسلسل ایسی پریشان کن خبریں موصول ہو رہی ہیں کہ وہاں پر مسلمانوں کے مذہبی مقامات اور تاریخی مساجد کے بعد اب جان بوجھ کر اہم چیدہ چیدہ بزرگوں کے مزارات کی بے حرمتی بھی ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کی جارہی ہے۔چند ماہ پہلے اردو ادب کے سب سے بڑے انشاء پرداز اور عظیم شاعر جناب مرزا اسداللہ خان غالب کی قبر کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ وہ انتہائی شکستہ اور ناگفتہ بہ حالت میں ہے اور اس کا کوئی پرسان حال نہیں۔ہم حیران ہیں کہ ایوان غالب کے نام سے جو ادارہ قائم ہوا تھا، وہ آخر کس مرض کی دوا ہے۔پھر مورخہ 26 اکتوبر روزنامہ جنگ میں استاد ابراہیم ذوق کی قبر کے بارے میں یہ افسوس ناک رپورٹ پڑھنے کو ملی کہ استاد ذوق کے عین مزار کے اوپر مردانہ اور زنانہ بیت الخلاء بنائے گئے ہیں۔اور قبر کا نام و نشان ہی مٹا دیا گیا ہے۔ آج استاد کی روح اپنے ہی الفاظ میں فریاد کناں ہو گی۔ ع ....

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے۔

ہندو، اسلام اورمسلمان دشمنی میں اس قدر آگے بڑھ چکے ہیں۔ کہ انہیں یہ تک احساس باقی نہ رہا کہ یہ عظیم لوگ خود ہندوستان کی عظمت کی دلیل ہیں۔اور اس کی علم وادب کا قیمتی اثاثہ اور ورثہ ہیں۔ گویا ہندو خود ہندوستان ہی کو مٹانے میں لگے ہوئے ہیں۔استاد ذوق کے شاگرد جناب بہادر شاہ ظفر کا ہی شعر ہے

ع ------- پس مرگ قبر پہ اے ظفر کوئی فاتحہ بھی کہاں پڑھے

وہ جو کوئی قبر کا تھا نشاں اسے ٹھوکروں نے مٹا دیا

اسی طرح معاصر جریدہ "المنبر" کی وساطت سے ایک مزید خوفناک اور دردانگیز رپورٹ پڑھنے کو ملی۔ کہ عالم اسلام کے عظیم لیڈر، مذہبی پیشوا اور ہندو مسلم اتحاد کے سب سے بڑے داعی اور علمبردار امام الھند حضرت مولانا ابو الکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی حالت بھی انتہائی خراب اور خستہ ہے۔اور جان بوجھ کر ایسا کیا جارہا ہے۔ حضرت مولانا کی تاریخ ساز شخصیت، ناقابل فراموش کردار، ہندوستان میں ان کی حیثیت اور عالم اسلام میں ان کی قدرومنزلت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کیا کچھ انہوں نے اسی ہندوستان کیلئے نہیں کیا۔اس ملک کو انگریزوں سے آزادی دلانے میں یقیناً آپ بہت ہی آگے تھے۔اپنی جوانی کو آزادی کی مختلف تحاریک کی نظر کر دیا۔اور زندگی کا قیمتی حصہ پس دیوار زنداں گزار دیا۔اور اپنے ہی نادان بھائیوں کے ہاتھوں جو تکالیف اور مصائب برداشت کیں، وہ تاریخ کا ایک ایسا روشن اور زرین باب ہے۔جس کو وقت کا ظالم تیشہ بھی نہیں مٹا سکتا۔مولانا آزاد کو اس ہندوستان کے بقا اور اتحاد کی خاطر اپنے ہی نادان اور بے شعور ہم مذہبوں کے ہاتھوں کتنی تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔اور پھر شاید ہندوستان کی کسی بھی زبان اور کسی بھی لغت میں کوئی گالی ایسی نہ بچی ہو گی۔ جو آپ اور مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ علیہ جیسے اکابرین امت کو نہ دی گئی ہو۔لیکن صد آفرین ان قدسی صفات انسانوں پر جو ایک انچ بھی اپنے مقصد سے ہٹنے آمادہ نہ ہوئے۔ آج وقت نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ موقف کس کا درست تھا۔اور "جذباتی فیصلوں" کا کیا نتیجہ نکل رہا ہے۔اور جوں جوں وقت گزرتا جائے گا۔ان کے موقف کی حقانیت مزید روشن اور واضح ہوتی جائے گی۔

جفا اور بے وفائی کا یہ انداز جو آج ہندوستان میں ان اساطین امت کے ساتھ روا رکھا جارہا ہے، قابل صد نفرین ہے۔ہم ہندستان کے دردمند مسلمانوں، علماء اور سیاسی زعماء سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ اپنے شاندار تہذیب اور اپنے قابل فخر اجداد کی ان نشانیوں کی حفاظت کیلئے قمربستہ ہوجائیں، کہ آج بھی مسلمان، ہندوستان کی ایک بہت بڑی قوت ہے۔ جسے کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ کسی بات کا فیصلہ کرے اور اس پر عمل درآمد نہ کرا سکے۔

اور ہم خصوصاً محکمہ اثار قدیمہ اور دیگران محکموں سے جن کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ ان جیسی اہم تاریخی مقامات خانقاہوں اور مزارات کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔اور بالخصوص اکابرین دیوبند اور ندوۃ العلماء سے کہ وہ صحیح صورت حال معلوم کر کے ان پر موثر اقدام کریں۔